History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
مغربی جرمنی

مدیر
لئیق احمد منیر

معاونت کتابت
مقصود الحق
طاہر محمود کاہلوں

ملنے کا پتہ
Wieckstraße 24
2 Hamburg 54
Tel. 040 / 40 55 60

ماہ ستمبر ۱۹۸۰

حضور کی صحت :- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل یورپ اور افریقہ کے دورہ کے بعد امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر ہیں۔ صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ دوست حضور کی درازی عمر اور صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے ان دورہ جات کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ :- مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے مؤرخہ ۱۶ ستمبر کو صوبہ ہمبرگ کے مذہبی امور کے ڈائریکٹر (OBER RELIGIONS RAT) HERR RUMPF سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی اس موقعہ پر انہیں جرمن ترجمہ قرآن مجید اور دیگر جماعتی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب سابق مبلغ مغربی جرمنی بھی اس موقع پر ہمراہ تھے۔ ڈائریکٹر صاحب کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی۔

اعتذار :- بعض دیگر اہم مصروفیات کی وجہ سے اخبار احمدیہ کی اشاعت میں تین ماہ کا وقفہ پڑ گیا تاہم اس دوران دوستوں کو خطبہ عید الفطر اور دیگر جماعتی اطلاعات بذریعہ سرکلر ارسال کی جاتی رہیں۔ امید ہے آئندہ اخبار کی اشاعت میں تعطل پیدا نہیں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ کے دورہ جات کی مزید تفصیل آئندہ اخبار احمدیہ میں شائع کی جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

یورپ کے علاوہ افریقہ امریکہ اور کینیڈا جانے کا ارادہ ہے

مغربی افریقہ میں ہسپتالوں کی تعداد بیس تک پہنچ گئی ہے

چند سالوں میں فرانسیسی اطالوی اور سپینش زبانوں میں تراجم قرآن شائع ہوں گے

اسلام کا غلبہ ایٹم بم سے نہیں علمی برتری سے ظاہر ہوگا

تعلیمی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اہم حصہ ہے

مجھے بتایا گیا ہے تیرے دورِ خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعتِ قرآن کا کام ہوگا

• فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور نے مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی اور تعلیمی منصوبہ کی اہمیت پر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

—— (رپورٹ مکرم میاں ... ۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء۔ الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے) ——

فرینکفورٹ — مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۴ جولائی ۱۹۸۰ء کا دن (جو جمعہ کا دن تھا) بہت مصروفیت میں گزارا۔ اس دن حضور نے مسجد نور فرینکفورٹ میں نماز جمعہ پڑھانے اور قریباً سوا گھنٹہ تک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ ۸ بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک فرینکفورٹ اور اس کی مضافاتی بستیوں میں رہائش رکھنے والے قریب دو صد احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے علی الترتیب فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت نازل ہونے والے غیر معمولی افضال خداوندی اور غلبۂ اسلام کے حق میں ان کے طیب و شیریں ثمرات کا ذکر کرنے کے بعد اسی تسلسل میں جماعت کی تعلیمی اور علمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ بھی ایک نئے مالی جہاد کی حیثیت رکھتا ہے اس کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کے عملی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس عملی جہاد کی ایک شکل وہ عظیم تعلیمی منصوبہ ہے جو جماعت کی علمی ترقی اور غلبۂ اسلام کے منصوبہ کی کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی زیور علم سے آراستہ ہو کر اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کے علوم سے حصہ لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ کیونکہ اسلام کا موعودہ غلبہ ایٹم بم وغیرہ سے نہیں بلکہ علمی تفوق کے ساتھ وابستہ ہے۔

اسی روز شام کو حضور نے جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کے احباب سے انفرادی ملاقات کے دوران خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا اور اس کی عارضی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ہمیشہ ہوشیار رہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال و بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں تاکہ لوگ ان کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھچے چلے آئیں اور اس طرح ان کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ (مسلسل صفحہ ۲ پر)

کتاب تین خطبات

— ایک ضروری تصحیح

۱۹۷۸ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ جرمنی کے دوران ارشاد فرمودہ تین خطبات پر مشتمل کتابچہ سب دوستوں کو ارسال کیا گیا ہے۔ اس کتابچہ میں ایک دوست کے استفسار کے نتیجہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تصحیح کا ارشاد فرمایا ہے۔

صفحہ 35 کے پیرا نمبر ۵ کے الفاظ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے یہ چاہا کہ سوائے ایک کے اور وہ بھی چودہ سو سال گزرنے کے بعد آئے گا کسی اور شخص کو ظلی نبی نہیں کہا جائے گا" کی بجائے دوست اسے اس طرح پڑھیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے یہ چاہا کہ سوائے ایک کے اور وہ بھی تیرہ سو سال گزرنے کے بعد چودھویں صدی میں آئے گا کسی اور شخص کو ظلی نبی نہیں کہا جائے گا"

*

نوٹ: جاری — پہلا خطبہ صفحہ ۳ پر اصل تاریخ
"۱۲ ظہور ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۲ اگست ۱۹۷۸ء"

جن جماعتوں اور دوستوں نے ابھی تک اس کتاب کی قیمت ارسال نہیں کی وہ جلد از جلد یہ قیمت ارسال فرما دیں۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

سوا دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم محمد نصیر صاحب نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خطبہ کے آغاز میں اپنی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دوست جانتے ہیں کہ ۲۵ مارچ کو گردے کی انفیکشن کا مجھ پر حملہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بیماری ۹۰ فی صد ٹھیک ہو چکی ہے صرف دس فی صد باقی ہے جس کے لئے اینٹی بائیوٹک (جراثیم کش) ادویہ استعمال کرائی جا رہی ہیں۔ ان ادویہ کے استعمال کی وجہ سے میں ایک گونہ کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ سو پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا فرمائے تاکہ میں اسی کی دی ہوئی توفیق سے اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کر سکوں۔

حالیہ طویل سفر کی غرض و غایت

حضور نے مزید فرمایا کہ اس بیماری اور کمزوری کی حالت میں میں نے اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے ایک طویل سفر اختیار کیا ہے۔ یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ افریقہ نیز امریکہ اور کینیڈا جانے کا ارادہ ہے۔ ایک تو یورپ کے مشنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے اور ان میں نئی نئی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ان کی طرف زیادہ وقت اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ~~دوسرے~~ پاکستانی احمدی ان ممالک میں خاصی تعداد میں آ چکے ہیں۔ ان کی تربیت اور غیر اسلامی ماحول سے ان کی حفاظت ضروری ہے۔ وقت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ مغربیت اور لادینیت کے اثر سے انہیں بچایا جائے اور انہیں غلبۂ اسلام کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل بنایا جائے۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو وقت اور توجہ چاہتے ہیں اور ان کے لئے سفر اختیار کرنا ضروری ہے۔

خدائی تدبیر اور اس کی کارفرمائی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت میں بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں جن کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی سے ہے جو چند سال کے بعد شروع ہونے والی ہے۔

اپنے شروع زمانۂ خلافت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کارفرما نظر آ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو تحریک یا منصوبہ بھی میری طرف سے جاری کیا جاتا ہے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا تعلق ضرور ہوگا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

سب سے پہلے میری طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا منصوبہ پیش ہوا۔ جماعت نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ اس کے تحت بعض بنیادی نوعیت کے کام انجام دئے گئے۔ یہ گویا ابتداء تھی ان منصوبوں کی جو خدائی تدبیر کے ماتحت غلبۂ اسلام کے تعلق میں جاری ہوتے تھے۔

نصرت جہاں سکیم

۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں کا منصوبہ جاری ہوا۔ اس کا تعلق مغربی افریقہ کے ممالک میں سکول اور کلینک کھولنے سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش میں اتنی برکت ڈالی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت آپ لوگوں نے جو مالی قربانی کی وہ ۵۳ لاکھ روپے تھی۔ اس رقم سے وہاں سکول اور کلینک کھولے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب ان ملکوں میں نصرت جہاں کا سالانہ بجٹ چار کروڑ روپے کا ہے۔ پھر اس سکیم کے تحت بہت سے احباب نے جانی قربانی کا جو نمونہ پیش کیا وہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے مغربی افریقہ میں نئے کلینک کھولنے اور انہیں چلانے کے لئے تین تین سال وقف کئے۔ میں نے ان سے کہا تم خدمت کے لئے جا رہے ہو۔ جاؤ ایک جھونپڑا ڈال کر کام شروع کر دو اور مریضوں کی ہر ممکن خدمت بجا لاؤ۔ میں ابتدائی سرمایہ کے طور پر انہیں صرف پانچ سو پونڈ دیتا تھا۔ انہوں نے اخلاص سے کام شروع کیا۔ غریبوں سے ایک دھیلہ لئے بغیر ان کی خدمت کی۔ امراء نے وہاں کے طریق کے مطابق اپنے علاج کے اخراجات خود ادا کئے۔ اب وہاں ہمارے ایسے ہسپتال بھی ہیں جن کی بچت تمام اخراجات نکال لینے کے بعد ایک ایک لاکھ پاؤنڈ سالانہ ہے۔ دو سال کے اندر اندر سولہ ہسپتال کھولنے کی توفیق مل گئی۔ پھر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اور اب تو میڈیکل سنٹروں کی تعداد چوبیس پچیس ہو گئی ہوگی۔ وہاں لوگ ہمارے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی ہسپتال قائم کرو۔

اسی طرح مغربی افریقہ کے ممالک میں پہلے یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا۔ سارے سکول عیسائی مشنوں کے ہوتے تھے۔ مسلمان بچے بھی انہی کے سکولوں میں پڑھتے پر مجبور تھے۔ وہ براہ راست بائیبل کی تعلیم دئے بغیر ان کا عیسائی نام رکھ کر انہیں پکّے عیسائی بنا لیتے تھے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہاں پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کی توفیق دی۔ اس طرح وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نصرت جہاں منصوبہ کے تحت سولہ نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے وہاں اس سے زیادہ تعداد میں سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی۔ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مضبوط بنیاد ڈالنے کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں منصوبہ کے تحت یہ بنیادیں فراہم کر دیں۔ اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس خدمت کا اتنا اثر ہے کہ نائیجیریا میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں ملک کے صدر نے جن کا تعلق مسلم فارتھ سے ہے جو پیغام بھیجا اس میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں تمام مسلمان فرقوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی ملک و قوم کی اسی طرح خدمت کرنی چاہیئے جس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کر رہی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور اس کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ تیسرا بڑا منصوبہ جو جماعت میں پیش کیا گیا وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ہے۔ اس کے تحت آپ نے دس کروڑ روپے بطور چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کو تعلق غلبۂ اسلام کی صدی کے شایان شان استقبال سے ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اشاعت قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے دور خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہوگا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانہ میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دوگنا زیادہ اشاعت ہو چکی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اب تک قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کرا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس تعلق میں حضور نے ان نئی سہولتوں کا ذکر کیا جو اشاعت قرآن کے سلسلہ میں بفضل تعالیٰ میسر آئی ہیں اور بتایا کہ پہلے یورپ کا کوئی اشاعتی ادارہ قرآن مجید شائع کرنے اور اسے فروخت کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ ایک بہت بڑی اشاعتی فرم نے بہت بڑی تعداد میں قرآن مجید شائع کرنے اور اسے فروخت کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ دو ہفتہ کے اندر اندر اس نے قرآن مجید کے بیس ہزار نسخے طبع کر کے مجلد حالت میں ہمارے ہاتھ میں پکڑا دئے اور پھر ہم سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے بیس ہزار کے بیس ہزار نسخے خرید کر رقم ہمیں دے دی۔

اس کے بعد حضور نے فرانسیسی، اٹیلین اور سپینش زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے انتظامات کی تفاصیل بیان فرمائیں اور بتایا کہ خدا نے چاہا تو چند سال تک یہ تراجم بھی شائع ہو جائیں گے۔ مزید برآں دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں جا چکا ہے اور اس کی پروف ریڈنگ ہو رہی ہے اور آخری کاپیاں بھی اسکی مل چکی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ عنقریب کتابی شکل میں شائع ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ خدا کا کام ہے اور وہی اسکی انجام دہی کے سامان کر رہا ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل رکھے اور اسے ہی اپنا کارساز سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کامل توکل کے معنے یہ بتائے ہیں کہ خدا کے سوا ہر کسی کو لاشئی محض سمجھو اور اس بات پر کامل یقین رکھو کہ جو کچھ کریگا خدا ہی کرے گا۔ وہی تمہاری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے گا اور ان کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کر دکھائے گا۔

تعلیمی ترقی کا عظیم منصوبہ اور اسکی اہمیت

بعدہٗ حضور نے اسی تعلق میں تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ نے سرمایہ مہیا کرنا تھا اور پھر اس مالی جہاد کے نتیجہ میں اشاعت اسلام کے عملی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس عملی جہاد کی ایک شکل تعلیمی اور علمی ترقی کا وہ عظیم منصوبہ ہے جو غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔

حضور نے اس عظیم منصوبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے

(باقی صفحہ ۶ پر)

رپورٹ - بقیہ صفحہ ۳

بلندی کو جو کائنات ارضی و سماوی میں ہر آن ظاہر ہو رہے ہیں۔ آیات قرار دے کر اور ان پر غور کرنے والوں کو اولوالالباب قرار دیکر دنیوی علوم کو روحانی علوم کی طرح ہی اہم قرار دیا ہے اور ان دونوں علوم کو ایک دوسرے کا محد و معاون ٹھہرایا ہے۔ اس منصوبہ کی اہمیت یہ ہے کہ افراد جماعت کو دنیوی علوم سے درجہ بدرجہ آراستہ کرکے ان میں قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کی جائے کیونکہ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایک ان پڑھ کے مقابلہ میں ایک میٹرک پاس نوجوان قرآن کو سمجھنے اور اس کے علوم و معارف سے استفادہ کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ ایف۔ اے، ایف۔ ایس سی، بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی اور ایم اے، ایم ایس سی پاس میں قرآن کو سمجھنے اور اس کے انوار سے منور ہونے کی اہلیت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ سو اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی اپنی اپنی استعداد کے مطابق دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرے تاکہ وہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہو سکے اور اس طرح وہ قرآن کے حسن سے حسن لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کرکے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور اس بات کو سمجھ لے کہ اسلام کا موعودہ غلبہ ایٹم بم وغیرہ کے ذریعہ نہیں بلکہ علمی تفوق کی بنا پر ظاہر ہوگا۔

حضور نے آخر میں یہ واضح فرمایا کہ تعلیمی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ ہر علم کی بنیاد قرآن میں موجود ہے۔ کوئی دنیوی علم ایسا نہیں جس کا اصولی اور بنیادی طور پر قرآن میں ذکر نہ ہو اس لئے دنیوی علوم کی تحصیل قرآن کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ بلکہ قرآن کو سمجھنے اور اس سے ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ان علوم کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اس منصوبہ کا اصل مقصد ہے۔

حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ حضور پاکستان کی جماعتوں میں اس منصوبے کو پورے طور پر نافذ کرنے کے بعد دو تین سال میں دنیا بھر کی احمدی جماعتوں میں اسے نافذ کر دیں گے۔

حضور نے فرمایا دعا کریں کہ علمی ترقی کا یہ عظیم منصوبہ جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے اور قرآنی علوم کے اسرار کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرنے کی غرض سے جاری کیا گیا ہے ہر پہلو سے کامیاب ہو اور اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج ظاہر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس بصیرت افروز تفصیلی خطبہ کے بعد جو قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہا حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

احباب فرینکفورٹ سے اجتماعی ملاقات

اسی روز شام کو حضور نے فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہنے والے قریباً دو صد احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی اور انہیں بمشن مصافحہ سے سرفراز فرمایا۔

احباب سے خطاب اور ملاقات کا یہ پُرکیف سلسلہ ۸ بجے سے دس بجے شام تک جاری رہا۔ حضور کے خطاب کا ملخص آئندہ رپورٹ میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا انشاء اللہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے

جماعت احمدیہ نظارت اشاعت ربوہ سے تفسیر صغیر حاصل کر رہی ہے۔ جماعتیں اور افراد اپنے اپنے آرڈر ارسال کریں۔

ہمبرگ میں حضورؒ کی مصروفیات

جماعت احمدیہ ہمبرگ کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹ جولائی کو ہمبرگ تشریف لائے اور یہاں احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

مؤرخہ ۱۹ ستمبر کو مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے مع چند دوستوں مکرم مبارک اوسائے کولیے مکرم سعید کرشنٹر اور مکرم رانا ناصر محمود صاحب کے ساتھ ہمبرگ سے تین کلومیٹر باہر جا کر حضور اقدس اور اہل قافلہ کو خوش آمدید کہا اور پھر ہمبرگ کیلئے روانہ ہوئے۔ بارش کے باوجود مسجد فضل عمر ہمبرگ کے باہر احباب کثرت کے ساتھ خوش آمدید کہنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

مؤرخہ ۲۰ جولائی کو ہمبرگ اور ہمبرگ سے منسلک جماعتوں کی مشترکہ ملاقات کا دن تھا اس موقعہ پر حضور نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک دوستوں کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا (حضور اقدس کا یہ خطاب آئندہ شماروں میں شائع کیا جائیگا) بعد میں دوستوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ مؤرخہ ۲۱ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے ہمبرگ کے ہوٹل انٹر کانٹیننٹل میں ایک کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اس موقعہ پر تقریباً تیرہ پریس نمائندگان حاضر تھے اگلے روز تین اخبارات نے اس پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع کی۔

مؤرخہ ۲۲ جولائی کو حضور ایدہ اللہ ڈنمارک کیلئے تشریف لے گئے مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے Put Garten جا کر الوداع کہا

قرآن کو دستور العمل بنائے بغیر انسانی حقوق کی ادائیگی ممکن نہیں

ضروری ہے کہ قرآنی تعلیم کے حسن سے دُنیا کو آگاہ کیا جائے اور اسے اس کا گرویدہ بنایا جائے تاکہ شرفِ انسانی دُنیا میں قائم ہو سکے

اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کی اجتماعی ملاقاتیں۔ دل موہ لینے والے انداز میں حضور کے روح پرور خطابات

ملک کے کونہ کونہ سے احباب کی مسلسل تشریف آوری کی وجہ سے تین دن تک جشن کا سماں بندھا رہا

(رپورٹ نمبر ۴ بابت ۴ تا ۶ جولائی ۱۹۸۰ء — الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے)

فرینکفورٹ — مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب مع اہل قافلہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز فرینکفورٹ تشریف لائے تھے جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کی طرف سے مسلسل یہ درخواستیں موصول ہو رہی تھیں کہ حضور ازراہ شفقت انہیں ملاقات کا شرف بخشیں۔ مغربی جرمنی کے مختلف علاقوں کے احباب کی طرف سے مسلسل کئی روز تک بذریعہ ٹیلیفون یہ درخواستیں موصول ہوتی رہیں۔

احباب کے بے پناہ جذبۂ اشتیاق کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ۴ تا ۶ جولائی (مسلسل تین روز تک) جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کے احباب سے ملاقات کرنا منظور فرمایا چنانچہ پروگرام یہ طے پایا کہ ۴ جولائی کو فرینکفورٹ اور اس کے مضافات کی جماعتوں کے احباب ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ ۵ جولائی کا دن مغربی جرمنی کے دیگر وسطی اور جنوبی علاقوں کی ان جماعتوں کی ملاقات کے مخصوص رہے گا جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن فرینکفورٹ کے ماتحت ہیں اور ۶ جولائی کو مغربی جرمنی کے شمالی علاقوں کی وہ جماعتیں ملاقات کا شرف حاصل کریں گی جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن ہمبرگ کے ساتھ منسلک ہیں۔ پروگرام طے ہوتے ہی مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم منصور احمد خان صاحب نے تمام جماعتوں کو بذریعہ ٹیلیفون ملاقات کے پروگرام سے مطلع کرنے کا انتظام کیا۔ نیز سائیکلوسٹائل مشین کے ذریعہ پروگرام کی کاپیاں تیار کر کے انہیں مختلف جماعتوں میں بھجوایا گیا تاکہ احباب اس کے مطابق رخصتیں حاصل کر کے ملاقات کے لئے بروقت فرینکفورٹ آ سکیں

مہمانوں کو ٹھہرانے کا خصوصی انتظام

مزید برآں احباب کی متوقع بکثرت آمد کے پیش نظر مشن ہاؤس کے عقبی لان میں ان دو چھوٹے خیموں کے علاوہ جو تمام دنوں میں تشریف لانے والے احباب اور مستورات کے لئے نصب کئے گئے تھے ایک دائر اور خاصا بہت وسیع شامیانہ منگوا کر نصب کیا گیا تاکہ بیرونجات سے آنے والے مہمانوں کو اس میں بٹھانے اور کھانا وغیرہ کھلانے کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز باہر سے آنے والے مہمانوں کو فرینکفورٹ میں مقیم احباب نے گھروں میں ٹھہرانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ فرینکفورٹ کے جو احباب کے پاس موٹر کاریں ہیں، انہوں نے مہمانوں کو گھروں سے مشن ہاؤس لانے اور پھر گھروں تک واپس پہنچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور رات کے بارہ بجے تک یہ خدمت بخوشی انجام دیتے رہے۔

مہمانوں کی بکثرت آمد جشن کا سماں

مغربی جرمنی کے مختلف علاقوں سے احباب کی بکثرت تشریف آوری کی وجہ سے فرینکفورٹ کے مشن ہاؤس اور مسجد نور میں تین دن تک بہت رونق اور ریل پیل رہی۔ دور دراز علاقوں میں رہنے والے احباب کے بیک وقت ایک جگہ جمع ہونے خوشی خوشی بغلگیر ہو ہو کر ایک دوسرے سے ملنے اور باتیں کرنے اور اس تاریخی موقعہ کی یادگار کے طور پر مسجد نور کے سامنے

(باقی دیکھیں مسلسل ملا پر)

فرانکفورٹ میں جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں — استقبالیہ —

مورخہ 10 جولائی 1980 کو جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ دیا گیا جس کا اہتمام شہر کے مشہور ہوٹل فرانکفورٹر ہوف میں کیا گیا۔ اس استقبالیہ میں متعدد معززین شہر نے شرکت کی جن میں سے قابل ذکر وینیزویلا کے قونصل، فرانکفورٹ کے SPARKASSE کے ڈائریکٹر، میڈیکل کونسل کی صدر۔ جرمن پرائڈ زالیوسی ایشن کے سابق صدر ہیں۔ ان کے علاوہ یونیورسٹی کے پروفیسران تعلیمی اداروں کے اساتذہ، مبلغین، مصنفین، صحافی اور پادری صاحبان نے بھی اس استقبالیہ میں شرکت کی۔ حضور دو گھنٹہ تک سب حاضرین سے باری باری گفتگو فرماتے رہے۔ گفتگو کے دوران اسلام، عیسائیت، دنیا کے حالیہ سیاسی و اقتصادی مسائل وغیرہ زیر بحث آئے۔

ایک دوسرے کے فوٹو اتارنے کی وجہ سے مشن ہاؤس میں تین دن تک جشن کا سماں بندھا رہا۔ حضور کی اقتدا میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے لئے احباب اس کثرت سے حاضر ہوتے رہے کہ نہ صرف مسجد نور کا مسقف حصہ پُر ہو جاتا تھا بلکہ بیرونی احاطہ کے اکثر حصہ میں بھی احباب صفیں باندھ کر نمازیں ادا کرتے رہے۔

احباب فرینکفورٹ کی اجتماعی ملاقات

ہر چند کہ ۳ جولائی کو جمعہ کا دن تھا اور اس روز حضور نے بہت بصیرت افروز تفصیلی خطبہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ پڑھائی تھی اور احباب حضور کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہو چکے۔ تاہم حضور نے حسب پروگرام اسی روز شام کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک مسجد نور میں فرینکفورٹ اور اس کے مضافات کی جماعتوں کے دو صد احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اس موقع پر فرینکفورٹ کے علاوہ جن جماعتوں کے احباب کو حضور کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں مور فیلڈن۔ ڈٹسن باخ۔ گروس گراؤ اور ڈرائے ائن باخ انیشو ہائم کی جماعتیں شامل ہیں۔

جب ان جماعتوں کے احباب آٹھ بجے شام تک مسجد نور اور اس کے ملحقہ ہال میں ایک خاص ترتیب سے قطار وار بیٹھ گئے تو حضور سوا آٹھ بجے مشن ہاؤس میں اپنی قیام گاہ سے مسجد نور میں تشریف لائے۔ حضور نے بلند سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب سے گفتگو کے رنگ میں بہت شفقت بھرے انداز میں خطاب فرمایا اور اس دوران انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ

پہلے حضور نے جملہ حاضر احباب کی تعلیمی استعداد کا جائزہ لیا۔ اور پھر ان سے یہ دریافت فرمایا کہ وہ کتنے عرصے سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور اس امر کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حضور نے ان سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنی محنت سے کمائے ہوئے مال کی حفاظت کرنے اور اس سے اپنا مستقبل بنانے اور اس طرح دنیا کے نئے علاقوں میں قرآن کا پیغام پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ میں جب پہلے یہاں آیا تھا تو میں نے آپ کو وارننگ دی تھی کہ آپ اپنے پیسے کی حفاظت کریں۔ اسلام حلال ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خرچ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ وہ ناواجب خرچ سے منع کرتا ہے۔ جن حالات میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر آپ کے لئے اپنے کمائے ہوئے مال کی حفاظت بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

حضور نے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ سرمایہ جمع کر کے دنیا کے بعض دوسرے ملکوں میں جا کر وہاں تجارتی کاروبار کر کے یا بہت سستے داموں ملنے والی زرعی زمینیں خرید کر اور مزرعی فارمیں قائم کر کے اپنا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں۔ اور وہاں ساتھ کے ساتھ قرآن کی اشاعت کر کے وہاں کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں حضور نے ان احمدی گھرانوں کی مثال دی جو کینیڈا کے شہر کیلگری میں جا کر آباد ہوئے ہیں اور وہاں تجارت اور زراعت کے ذریعہ اپنا مستقبل بھی بنا رہے ہیں اور قرآن مجید کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے اور دور دور تک اس کی اشاعت کرنے میں بڑی سرگرمی سے مصروف رہے ہیں۔ حتیٰ کہ قطب شمالی کی قریب ترین آبادی میں بھی قرآن مجید کا پیغام پہنچانے اور وہاں اسے عام کرنے کی انہیں توفیق ملی ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں سرگرمی دکھائی۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے اشاعت قرآن کی نئی نئی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے۔ آپ میں سے جو بھی اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی نیت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے قدم بڑھائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے خدمت کی نئی راہیں کھولتا اور اپنی رحمت کے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب تک مسلمانوں میں خدمت اسلام کی نیت سے باہر نکلنے اور ہمت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پاتے ہوئے آگے بڑھنے کا جذبہ قائم رہا۔ وہ اس وقت کی معلوم دنیا میں خود پھیلتے اور اسلام کو پھیلاتے چلے گئے۔ اور اسلام دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔ اس ضمن میں حضور نے شمالی افریقہ کے ایک جرنیل کا ذکر کیا جو بربر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بتایا کہ وہ سینیگال پہنچ گئے اور وہاں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ کسی نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اپنے کام میں لگے رہے۔ آخر میں وہ دریا کے بیچ میں بننے والے ایک قدرتی جزیرے میں ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا ان کی طرف کچھ ایسا رجوع کیا کہ وہی لوگ جو پہلے ان کی بات نہ سنتے تھے۔ ایک ایک کر کے ان کے پاس آنے لگے۔ انہوں نے انہیں قرآن سکھانا شروع کیا اور جنہیں انہوں نے قرآن سکھایا تھا وہ اپنے اپنے قبائل میں واپس جا کر قرآن کریم کے نور کو پھیلانے لگے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ اسلام سینیگال اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں پھیل گیا۔

حضور نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ آپ لوگ یہاں روزی کمانے آئے ہیں۔ ایک تو آپ کو جرمن قوم کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ دوسرے آپ کو انہیں بھی قرآن کی پناہ میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ ایک جرمن باشندے سے زیادہ محنت کا مظاہرہ کریں۔ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ اور قرآن کی لازوال و بے مثل تعلیم کے آپ حامل ہیں۔ اتنی عظیم تعلیم آپ کے پاس ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ یہاں کے باشندوں کو بتائیں کہ ان کی فلاح و نجاح اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن آپ محض زبانی تبلیغ سے انہیں اسلام کے حسن کا گرویدہ نہ بنا سکیں گے۔ آپ کو اسلام کے حسن سے حسن لے کر پہلے خود اپنی زندگیوں کو حسین بنانا ہوگا۔ تب یہاں کے لوگ اسلام کے حسن سے متاثر ہوں گے۔ آپ اسلام کے اصولوں کو توڑ کر اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر تو انہیں اسلام کا حسن نہیں دکھا سکتے۔ اسلام کے حسن کا مظاہرہ تو آپ کو خود اپنے وجودوں کے ذریعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر تو وہ اس کے گرویدہ نہیں ہوں گے۔ یہ امر یاد رکھیں کہ قرآن ہی آپ کی پناہ ہے اور قرآن ہی آپ کا محبوب رہے۔ پہلے خود اس کی پناہ میں آئیں اور پھر دوسروں کو اس کی پناہ میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ آپ ایسا کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے کرشمے دیکھیں۔ تم خدا سے پیار کرو۔ خدا تم سے پیار کرے گا۔ خدا کہتا ہے کہ تم اپنی ہر چیز کو میری راہ میں قربان کر دو۔ اور پھر مجھ سے سب کچھ پا لو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ گے تو یہ جہان اور اس کی ہر چیز تمہاری ہو جائے گی۔ اور اگلا جہان بھی تمہارا ہی ہوگا۔

جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جس طرح ہوائی جہاز زمین پر حرکت میں آنے کے بعد فضا میں بلند ہوتا ہے۔ اور پھر بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوپر ہی اوپر اٹھ رہی ہے۔ اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس امر کا ایک ثبوت دیتے ہوئے حضور نے فرمایا نصرت جہاں سکیم کے تحت ۵۳ لاکھ روپیہ آپ نے قربانی کی۔ اس میں سے سارا ابھی خرچ نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سکیم میں ایسی برکت ڈالی ہے کہ اب اس کا بجٹ چار کروڑ روپیہ سالانہ تک پہنچ چکا ہے۔ اور تمام اخراجات نکال کر ایک کروڑ روپے کے قریب ہر سال بچ جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ بھی چھپر نہیں آسمان پھاڑ کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے فضلوں کو دائمی طور پر جذب کرنے کے لئے آپ کو اس پر کامل توکل کرنا پڑے گا۔ اسی توکل کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ جس توکل کا مظاہرہ طارق بن زیاد نے سپین کے ساحل پر کشتیاں جلاتے وقت کیا تھا۔ اور اس سے بھی بہت پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اپنا سارا مال حتیٰ کہ گھر کی ایک ایک چیز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پیش کر دی۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑا؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کا نام

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس زمانہ میں آپ سے آخر کا مطالبہ یہی ہے کہ آپ بھی اس رنگ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا عزم کریں۔ اور اپنے اس عزم پر قائم رہیں۔

جو بھی اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی نیت سے قدم بڑھائے گا خدا تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

آپ عزم تو کریں مگر حسب ضرورت توفیق دینے والا خدا ہے۔ مسلسل کوشش کو قبول کرنے والا خدا ہے۔ قربانی کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے اور آپ کو ایسے ہر موقع پر لبیک کہنا ہوگا۔ جماعت کا زندہ رہنا اسی امر پر موقوف ہے کہ ضرورت کے وقت اس پر جو جہد لاتی ہے آپ ہر قسم کے بوجھ اٹھانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں۔

حضور نے اس ضمن میں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں کوئی بُرا آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ میری مراد یہ نہیں کہ اچھا ہونا ضروری ہے ہاں نسبتی لحاظ سے کوئی زیادہ اچھا ہوگا اور کوئی کم اچھا۔ مراد یہ ہے کہ امت مسلمہ میں کوئی منافق نہیں ہونا چاہیئے جب بھی اندر سے یا باہر سے جماعت میں کوئی فتنہ پیدا ہو تو جماعت کے اندر رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے دیانت سے غیرت کا بیدا ہونا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بڑا دیالو ہے ہمارا خدا اور بہت پیار کرنے والا ہے وہ۔ اس کے پیار کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے انہیں خوابوں کے ذریعہ بشارتیں دیتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں سپین گیا تو وہاں یہ دیکھ کر کہ یہ سرزمین جہاں اسلام آٹھ سو سال تک غالب رہا اب اسلام سے خالی ہو چکی ہے سخت کرب محسوس ہوا۔ میں قریباً ساری رات جاگتا اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے بتایا گیا کہ خدا قادر تو ہے لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اس سے مجھے بہت تسلی ہوئی کہ اس سرزمین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے کی راہیں ضرور ہموار ہوں گی اس وقت ہم نے کوشش کی کہ سپین کی حکومت پرانے زمانہ کی ایک چھوٹی سی خستہ حال مسجد بیس سال کے لئے ہمیں دے دے تاکہ سپین میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اس میں نماز پڑھ سکیں۔ پادریوں کی مخالفت کی وجہ سے اس وقت ہماری یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس کام کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ خدا تعالیٰ نے دس سال بعد ہمیں قرطبہ کے قریب ایک شاہراہ پر تین کنال کا ایک قطعہ زمین عطا کر دیا۔ ہم نے حال ہی میں وہاں یہ زمین خریدی ہے اور حکومت نے ہمیں اس پر مسجد تعمیر کرنے کی تحریری اجازت دے دی ہے دس سال پہلے خدا نے بتایا کہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور دس سال بعد جب وہ مقررہ وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے وہاں مسجد تعمیر کرانے کے سامان کر دیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا خدا بہت فضل کرنے والا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہمیں اپنے فضلوں [illegible] آپ دنیا اور اس کی زندگیوں کی [illegible]

بلکہ ہمیشہ رہنے والی ہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے ابدی زندگی کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال اور بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں تاکہ لوگ آپ کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اور اسلام آپ کے ذریعہ دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ آپ سوچیں اور غور کریں کہ وہ جو پہلے ایک تھا اسے خدا نے آج ایک کروڑ بنا دیا۔ کتنی قوت بخشی خدا نے اس کو اور اس کے ذریعہ سے آپ کو پس آپ اپنے خدا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور اس سے کبھی بے وفائی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا کرے۔

حضور کا یہ پر معارف خطاب جو ساڑھے آٹھ بجے شام شروع ہوا تھا ساڑھے نو بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد حضور نے فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہائش رکھنے والے چند احباب کو ازراہ شفقت شرف ملاقات عطا فرمایا۔ کمال محبت و عقیدت کے عالم میں شرف مصافحہ حاصل کرنے کے بعد خود اپنی جگہ بہت ایمان افروز تھا۔

سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد حضور دس بجے شام رہائش گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔ پندرہ منٹ بعد واپس تشریف لا کر حضور نے مسجد نور میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب کی کثرت سے نمازوں میں شریک ہوئے کہ مسجد کا صحن اور اس کا برآمدہ احاطہ سارا بہت پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ نمازوں سے فارغ ہونے پر ساڑھے دس بجے کے قریب احباب اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس روانہ ہوئے۔

مغربی جرمنی کے جنوبی علاقوں کے احباب کی اجتماعی ملاقات:

حسب پروگرام ۵ جولائی ہفتہ کا دن وسطی اور جنوبی علاقوں کی ان جماعتوں کی ملاقات کے لئے مخصوص تھا جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن فرینکفورٹ کے ساتھ منسلک ہیں۔

ان جماعتوں کے بعض احباب ایک روز قبل ہی فرینکفورٹ پہنچ گئے تھے باقی احباب صبح سے ہی فرینکفورٹ پہنچنا شروع ہو گئے اس روز ۲۶ جماعتوں کے قریباً دو صد احباب نے حضور ایدہ اللہ سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں کولن، نورنبرگ، ہمبرگ، اشٹٹ گارڈ، ہائیڈل برگ، کارلسروئے، آکس برگ اور

راؤسے نوم والڈ کی جماعتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ:

ان سب احباب نے مسجد میں ایک خاص ترتیب کے ساتھ قطار در قطار بیٹھنے کے بعد حضور پونے بارہ بجے تشریف لائے اور حضور نے ان سے اردو میں خطاب فرمایا یہ بہت پر معارف خطاب ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے اپنی بصیرت افروز خطاب میں پیدائش عالم، دہریت، قرآن رونما ہونے والی خدائی برکات سے انتہائی عجوبوں اور رحمتوں کی پیدا کردہ اشیاء میں پائے جانے والے غیر محدود خواص کا ذکر کر کے اور انسان کی عاجزی و لاچاری اور بے بسی پر روشنی ڈال کر اور انسان کی مصنوعات اور ان کے مضر اثرات کی طرف اشارہ کرتے واضح فرمایا کہ انسان ہر گھڑی اور ہر آن خدائے قادر مطلق کی مدد و نصرت اور اس کی رہنمائی کا محتاج ہے اور سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اس سے زندہ تعلق قائم کرے اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر اور قدم قدم پر اس سے رہنمائی حاصل کر کے حقیقی فلاح کی راہیں اختیار کرے۔

اس ضمن میں حضور نے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے تحصیل علم اور حصول معرفت کی اہمیت ذہن نشین کرائی اور الٰہی قرآنی علوم اور اس کے اسرار و حقائق کے حصول کا ذریعہ قرار دے کر احباب کو مادی اور روحانی ہر دو قسم کے علوم میں دسترس حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں انسانی شرف اور انسانی حقوق سے متعلق قرآنی احکام کو تفصیل سے بیان کر کے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآنی بے مثل تعلیم کو دستور العمل بنائے بغیر دنیا میں نہ انسانی شرف کا قیام عمل میں آ سکتا ہے اور نہ انسانی حقوق کی کما حقہ ادائیگی کا اہتمام ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآنی تعلیم کے حسن سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور اسے اس کا گرویدہ بنایا جائے۔

اس پر معارف خطاب کے آخر میں حضور نے احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے لئے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس زمانہ کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک زبردست منصوبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے۔ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام ابتداء میں اکیلے تھے دنیا کے خلیفہ اسلام کے منتظر ہیں آپ کو اکیلا نہیں کر سکتی آپ اکیلے نہیں رہتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ وہ ایسی اس جماعت کو غلبہ اسلام کے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے اپنے فضلوں اور اپنی رحمتوں سے نواز رہا ہے۔ آپ جماعت پر جو رحمتیں اور فضل نازل ہو رہے ہیں وہ ہماری وجہ سے نہیں نازل ہو رہے بلکہ خدا تعالیٰ انہیں اس لئے نازل کر رہا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ جتنے زیادہ اس کے فضل اور رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اتنی ہی زیادہ آپ کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں ان ذمہ داریوں کو آپ ہی نے ادا کرنا ہے اور آپ ہی نے آگے آ کر کام کرنا ہے۔ میں آئے کے آدمی تیار کر انہیں حکم نہیں دے سکتا کہ جاؤ اور دنیا میں اسلام کو پھیلاؤ یا اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے کام کرو۔

حضور نے نصرت جہاں سکیم کے تحت ہونے والے بعض نفعوں کا ذکر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور بے پایاں رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اور بڑی عظیم ذمہ داریاں آپ پر پڑ رہی ہیں۔ خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نیت تھا اور آپ کو ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے سب احباب کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا اور اس دوران ان سے بہت ہی شفقت بھرے انداز میں باتیں کیں۔ یہ اجتماعی ملاقات سوا بارہ بجے دوپہر شروع ہوئی تھی سوا بجے اختتام پذیر ہوئی۔

شمالی علاقوں کے احباب کی اجتماعی ملاقات:

اس سے اگلے روز ۶ جولائی بروز اتوار جماعت احمدیہ ہیمبرگ اور شمالی علاقوں کی تمام جماعتوں کی اجتماعی ملاقات تھی جو انتظامی لحاظ سے ہیمبرگ مشن کے ساتھ منسلک ہیں۔ ہیمبرگ چونکہ فرینکفورٹ سے جانب شمال ساڑھے پانچ سو کلومیٹر دور ہے اس لئے وہاں کے ستر کے قریب احباب مبلغ جرمنی مقیم ہیمبرگ مکرم لئیق احمد صاحب منیر کی قیادت میں ایک روز قبل ۵ جولائی کی شام کو ہی فرینکفورٹ تشریف لے آئے تھے انہیں فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہائش رکھنے والے احباب نے اپنے ہاں ٹھہرایا شمالی علاقوں کے دیگر شہروں کے احباب ۶ جولائی کی صبح کو موٹر کاروں اور بسوں وغیرہ کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے فرینکفورٹ پہنچے۔

اس روز شمالی علاقوں کی جن ۲۴ جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں ہیمبرگ کے علاوہ مُنسٹر، برلین، ہنوور، المرشال، بیلے فیلڈ، ڈوزلڈورف اور گیٹنگن کی نسبتاً بڑی جماعتوں کے احباب بھی شامل تھے۔

حضور کے پُرمعارف خطاب کا خلاصہ

جب ہیمبرگ اور دوسرے شمالی شہروں کے دو ہزار سے بھی زائد احباب ایک خاص نظام کے ماتحت قطار در قطار مسجد نور میں بیٹھ گئے تو حضور ایدہ اللہ نے گیارہ بج کر دس منٹ پر مسجد میں تشریف لا کر انہیں اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ مسجد میں تشریف لانے سے قبل حضور نے مشن ہاؤس کے دفتر میں ہیمبرگ کے سب سے پہلے نومسلم احمدی مکرم جناب عبد الکریم ڈنکر اور ہیمبرگ میں مقیم پاکستان کے ایک احمدی طالب علم مسٹر سلیمان عثمان کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

بعد ازاں مسجد میں احباب کے درمیان صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور نے احباب کو ایک بہت ایمان افروز اور پُرمعارف خطاب سے نوازا جو مسلسل پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت:

"وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ"

(آل عمران آیت ۵۵)

(ترجمہ:- اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے)

کی نہایت لطیف اور پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے مثالیں دے دے کر واضح فرمایا کہ مخالفین جو احمدیت کو مٹانے کی تدبیریں کرتے ہیں وہ اپنی تدبیروں کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرتا ہے وہ نہ صرف مخالفین کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیتا ہے بلکہ اہل حق کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نواز کر انہیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔

اس تعلق میں حضور نے جماعت پر ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا اور بالخصوص نصرت جہاں سکیم کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کی طرف اشارہ کر کے واضح فرمایا کہ یہ انقلاب اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے سے شرف انسانی کے قیام اور محبت و پیار کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے پیار کریں تا آپ کو اس کا پیار حاصل ہو اور آپ کو اس کے نتیجہ میں اس کی مخلوق سے پیار کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور آپ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر نوع انسانی کے دل جیتتے چلے جائیں۔ حضور نے احباب کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور افضال خداوندی کے نزول کے ساتھ ساتھ ان کی ذمہ داریوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا تعالیٰ ان پر پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا چلا جائے۔

اس پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے جملہ احباب کو باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ شرف مصافحہ حاصل کرنے کا یہ منظر بھی دونوں کی طرح کچھ کم ایمان افروز نہ تھا۔ بعض مصافحہ کے وقت عاشقانہ حضور کے ہاتھ چومتے اور انہیں آنکھوں سے لگاتے اور اس سے اس کا حال دریافت کرتے وہ اپنا حال بتاتے تو بعد حضور ان کے لئے دعا کی درخواست کرتے۔ حضور انہیں دعا سے نوازتے۔ کوئی دوست اپنا یا اپنے کسی عزیز کی بیماری کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتے تو حضور دعا سے نوازتے بعض دفعہ بیماری کا علاج بھی بتاتے اور کسی نہ کسی مجرب دوا کا نام بتا کر اسے استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے۔ دو دوستوں نے جرأت سے کام لیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ معانقہ کا شرف بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ سینکڑوں احباب کی اجتماعی ملاقات کے دوران یہ درخواست مناسب نہ تھی کیونکہ بیماری اور تکان کی وجہ سے معانقوں کا سلسلہ حضور کے لئے تکلیف کا موجب ہوتا لیکن حضور نے اپنی تکلیف کی پروا نہ کرتے ہوئے اور ان کی اس نامناسب جرأت کو نظرانداز کرتے ہوئے ان کی اس درخواست کو رد نہ فرمایا اور انہیں محراب کے پاس انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جب حضور جملہ احباب کو جن کی تعداد دو ہزار سے بھی زائد تھی مصافحہ کا شرف عطا فرما چکے تو پھر ان دونوں احباب کو بلا کر کمال شفقت سے انہیں معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ وہ اس ذرہ نوازی پر بے حد مسرور ہوئے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

بعض احباب اپنے بچوں کو بھی اپنے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ حضور نے ان بچوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے علاوہ بعض کے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان سے بہت پیار بھرے لہجہ میں باتیں کیں۔ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے اور دعائیں لے کر احباب یوں مسرور نظر آتے تھے جیسے انہیں دنیا جہان کی دولت میسر آگئی ہو۔

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب

ہیمبرگ اور فرینکفورٹ کے گرد و نواح کے چار صد احباب سے ملاقات

HISTORY of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:...............

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

(صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام)

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اور حضور بمعہ اہل قافلہ بخیریت فرینکفورٹ میں قیام پذیر ہیں۔

یہ بات اس کیبل گرام میں بتائی گئی ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے فرینکفورٹ سے جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام یہاں بھیجی ہے اور جو کہ آج صبح موصول ہوئی ہے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی کی سرزمین میں اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور اہل مغرب کو پیغام حق پہنچانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ ۷ جولائی بروز سوموار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی جرمنی کے اس اہم صنعتی اور تجارتی مرکز میں ایک پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور اہل مغرب کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ یہ پریس کانفرنس دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اور اس میں کثیر تعداد میں صحافیوں نے شرکت کی۔ اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں حضور ایدہ اللہ سے متعدد سوالات کئے جن کا حضور نے کافی و شافی جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کانفرنس کا بہت اچھا اثر مرتب ہوا اس کی تفصیل ابھی آنی ہیں۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ ۵ جولائی کو حضور نے فرینکفورٹ کے گرد و نواح سے آئے ہوئے دو صد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس سے اگلے روز ۶ جولائی کو حضور نے ہیمبرگ کے علاقے کے دو صد احمدی احباب کو ملاقات کا موقع دیا۔ یہ دونوں اجتماعی ملاقاتیں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور نہایت پُرشفقت انداز میں احباب سے گفتگو کی۔ فرینکفورٹ اور ہیمبرگ کے احباب اپنے روحانی آقا کا نورانی وجود اپنے درمیان پا کر مسرت و شادمانی سے نہال و فرحاں تھے۔ اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ اخبار احمدیہ

ستمبر 1980ء

ظہور مہدی موعود چودھویں صدی میں مقدر تھا

اسلام کے تمام فرقوں کا یہ متفقہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں کے روبہ زوال ہونے کے بعد جبکہ مسلمان اپنی ظاہری شان و شوکت بھی کھو بیٹھیں گے اور دینی اور روحانی لحاظ سے بھی ان میں ضعف پیدا ہو جائے گا حتیٰ کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا لیکن اس پر عمل اور حقیقی روح ختم ہو چکی ہوگی اور غیر مذاہب اور اقوام اسلام پر طرح طرح سے حملہ آور ہونگے۔ اس پُر ظلمت دور میں دین اسلام کا مرتبہ ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ میں ایک مہدی مبعوث فرمائے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی کھوئی ہوئی روح اور گم گشتہ ایمان کو واپس لائے گا اور جو غلبۂ اسلام کی مہم کا از سرِ نو آغاز کریگا۔

اسلامی دنیا میں اس مہدیٔ منتظر کی شخصیت ہر دور میں بہت اہم سمجھی گئی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جب اسلام اور مسلمانوں کی حالت روبہ زوال ہوئی تو اسلام کا درد رکھنے والے افراد جن کی نظروں کے سامنے دین محمدی کو خود مسلمان اپنے ہاتھوں فرقہ پرستی۔ رسومات۔ باہمی اختلاف۔ اور غیر دینی اعمال سے خاک میں ملانے کے درپے تھے۔ اور انہوں نے اُسے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ غیر مذاہب و اقوام عالم اسلام کی سرحدوں کے علاوہ علمی اور مذہبی محاذ پر بھی شدت سے حملہ آور تھے۔ اسوقت ایمانداروں کا یہ مختصر گروہ جب ہر کوشش کرنے کے بعد بھی مسلمانوں کو نہ جگا سکا تو ان کی نگاہیں آسمان کی طرف خدائی نصرت کے نزول کے انتظار میں اٹھنے لگیں۔ اور ان کی تمامتر اُمیدیں اس مستقبل کے اسلامی ہیرو مہدی موعود کے ساتھ وابستہ ہوگئیں جس کے انتظار

کی شدت جو اس وقت بزرگان امت میں پائی جاتی تھی بارھویں صدی ہجری کے ایک بزرگ اور ممتاز فارسی شاعر حضرت دل محمد شاد پسروری کے شعر سے معلوم ہوتی ہے جو آپکے کلام "دیوان دلشاد" میں ملتاہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

امام مہدیٔ آخرزماں! بیا وقت است
ندانم از تو شود کی ظہور یا قسمت

"یعنی اے امام مہدیٔ آخرالزماں آپکے تیرے آنے کا وقت آن پہونچا ہے۔ وائے قسمت!! تیرا ظہور کب ہوگا!!" (تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ 148 ناشر اقبال اکادمی کراچی مؤلفہ کرنل خواجہ عبدالرشید)

احادیث نبویہ میں مہدی موعود جن کا آنا نزول المسیح سے بھی تعبیر کیا گیا ہے کی بیشتر علامات مذکور ہیں جن سے آپ کے زمانہ اور شخصیت پر روشنی پڑتی ہے ان علامات کو پڑھکر اور اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرکے بزرگان امت نے آپ کے زمانہ بعثت کی نشاندھی کی ہے بعض نے تو اپنے علم کی رُو سے مہدیٔ منتظر کے سنہ پیدائش کا بھی اندازہ کیا ہے جس میں یقیناً اجتہادی غلطی کا بھی امکان ہے۔ تاہم اِن بزرگان امت کے نزدیک نزول المسیح اور مہدی موعود کے آنے کا زمانہ چودھویں صدی ہجری سے آگے نہیں بڑھتا یہی وہ صدی ہے جبکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ مہدویت اور مسیحیت رکھا آپکی پیدائش 1250 ہجری میں ہوئی اور چودھویں صدی ہجری کی ابتداء بمطابق 1891ء میں آپ نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

آئیے ہم ماضی کے ایسے چند اقوال پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

ا۔ اسلامی لٹریچر کی ایک معروف کتاب 'النجم الثاقب' میں ہمیں درج ذیل قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملتاہے ؎

حدیث حذیفہ بن یمان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِذَا مَضَتْ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ۔

(حصہ دوم النجم الثاقب اھتداء لمن یدعی الدین الواجب صـــ 209 1310ھ سنہ اشاعت)
" مطبع احمدی واقع مغلپورہ پٹنہ طبع شد "

یعنی جب 1240 سال گزر چکیں گے تو اللہ تعالٰی مہدی کو بھیج دے گا۔ یعنی جب یہ کلمات حضور علیہ السلام نے فرمائے اس وقت سے 1240 سال گذر جانے کے بعد مہدی کا وجود دنیا میں آجائے گا۔

(2) ۔ مشہور حنفی عالم و محدث حضرت ملا علی قاری حدیث اَلْآیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ) یعنی دو صد سال کے بعد نشانات کا ظہور ہوگا کی تشریح میں فرماتے ہیں

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اللَّامُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْأَلْفِ وَهُوَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ برحاشیہ مشکوٰۃ صـــ 471 مطبوعہ اصح المطابع دھلی)

یعنی المائتین کے لفظ میں جو الف لام ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے معنی ہو سکتے ہیں کہ ایک ہزار برس کے بعد دو سو سال گزرنے پر یعنی بارہ صدیاں گزرنے کے بعد نشانات (مہدی) کا ظہور ہوگا اور یہی وقت مہدی کے ظاہر ہونے کا ہے۔

(3) امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تفہیمات الٰہیہ جلد دوم صـــ 133 پر تحریر فرماتے ہیں

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ جَلَّ جَلَالُهُ اَنَّ الْقِيٰمَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَهْدِيُّ تَهَيَّأَ لِلْخُرُوْجِ

(تفہیمات الٰہیہ ۔ مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور یوپی 1355ھ / 1936ء)

یعنی میرے رب جل جلالہ نے مجھے سکھایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی کا خروج ہونے کو ہے ۔

اسیطرح آپ کی طرف درج ذیل قول منسوب کیا گیا ہے ۔
دگویند شاہ ولی اللہ محدث دھلوی تاریخ ظہور او در لفظ چراغ دین یافتہ

وبحساب جمل عدد ولی یکہزار و دوصد و شصت و ہشت میشود۔
(حج الکرامہ ص 334 از تالیف مسند محدث مستند مفسر معتمد ناشر آثار محمدیہ ناصر اخبار احمدیہ عالی خطاب عالی القاب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر طبع 1291ھ)
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے اُن (مہدی) کے ظاہر ہونے کا عرصہ چراغ دین کے الفاظ کے حروف ابجد میں پایا گیا ہے جو جمل کے حساب کے مطابق عدد میں ایک ہزار اور دوسو اٹھا سٹھ بنتی ہے (یعنی 1268)

4 چند صدیاں قبل کے ایک مصنف موبد شاہ فرماتے ہیں۔
وگفتہ اند مہدی آخر الزمان عبارت محمد بن عبداللہ است از مخبر صادق روایت کنند کہ فرمود علی رأس الف و ثلث مائة یطلع الشمس من مغربها - گویند لفظ شمس درین حدیث کنایت از محمد بن عبداللہ ست"
(دبستان مذاہب ص ۲۸۵ تا ۲۸۶ مؤلف موبد شاہ در عہد اکبری مطبع منشی نول کشور واقع کانپور ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء)
ترجمہ:- کہتے ہیں کہ مہدی آخر الزمان کی تعبیر محمد بن عبداللہ سے ہے - اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تیرھویں صدی پر سورج مغرب سے طلوع کرنے گا۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طلوع شمس سے مراد امام مہدی کا ظہور ہے"

5 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ سے ملتے ہوئے زمانہ میں ہی ایک مشہور عالم اور مصنف نواب صدیق حسن خان صاحب جنہوں نے احمدیت قبول نہ کی خود تحریر کرتے ہیں۔
وہ زمانہ بھی اب قریب آگیا ہے کہ مہدی موعود ظاہر ہوں - حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے زمین پر اوتریں - ..... - تمام جہان میں غلغلہ اتباع کتاب وسنت کا پڑ جاویگا - ڈنکا دین خالص کا بجے گا فانتظروا انی معکم من المنتظرین - (ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد ثالث ۱۳۰۷ / 1809 ھ مطبع صدیقی لاہور زیر اہتمام محی الدین تاجر کتب لاہور)
اسیطرح آپ بیان کرتے ہیں:-
"..... پس تواں گفت کہ درین دہ سال کہ از مائة ثالث عشر باقی است ظہور کنند یا بر سر صد چہار دہم"
(حج الکرامة فی آثار القیامة مؤلفہ سید محمد صدیق حسن خان صاحب۔
مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال ص ۱۶۱ سنہ تالیف ۱۲۹۱ھ)
لہذا یہ کہا گیا ہے کہ وہ (مہدی) ان دس سالوں میں جو تیرھویں صدی میں سے باقی رہ گئے ہیں ظاہر ہوگا یا چودھویں صدی کے شروع میں اس کا ظہور ہو جائیگا۔

6 ہندوستان کے ایک اور اجل عالم وبزرگ قاضی ثناء اللہ پانی پتی جنہوں نے مرزا مظہر جانجاناں سے کسب کمال کیا اور جو علاوہ دیگر کتب کے سات جلدوں میں مبسوط تفسیر قرآنی کے مصنف ہیں کی طرف درج ذیل قول منسوب ہے۔
" قاضی ثناء اللہ پانی پتی در سیف مسلول گفتہ ظہور او بطن

وتخمین علماء ظاهر و باطن در اوائل صد سیز دھم از ہجرت گفتہ اند"
(حج الکرامہ صفحہ 394 از تالیف نواب سید صدیق حسن خان صاحب طبع 1291ھ)

یعنی قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب سیف مسلول میں یہ کہا ہے کہ اس (مہدی) کا ظہور علماء ظاہر و باطن کے گمان اور اندازہ کے مطابق ہجرت کی تیرھویں صدی کے شروع میں ہوگا"

یاد رہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی پیدائش تیرھویں صدی - یعنی 1250 میں ہوئی -

(7) ہندوستان کے ایک اور عالم سید محمد عبدالحئی لکھتے ہیں۔

"اب چودھویں صدی کا آغاز ہے ..... علامات بعیدہ ان کے ظہور کے سب کے سب گزر گئے علامات قریبیہ نظر آتے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت ظہور (مہدی ناقل) کا اب بہت قریب آگیا ہے -
(حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیہ والغاشیہ صفحہ 345 تالیف سید محمد بن عبدالحئی بن سید عبدالرزاق)

(8) پنجاب کے ایک بزرگ حافظ برخوردار صاحب ساکن چیٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ متوفی 1130ھ اپنی کتاب "انواع بارک اللہ" میں جو پنجابی زبان میں ہے نزول عیسیٰ کے باب میں فرماتے ہیں -

پچھے اِک ہزار دے گزرے ترے سے سال
عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

یعنی جب ایکہزار پھر تین سو سال گزرینگے تو پھر (چودھویں صدی میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظہور فرما ہونگے (رسل مصطفیٰ)

(9) حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رح متوفی 976ھ / 1568ء فرماتے ہیں -

"یَصِیْرُ الدِّیْنُ غَرِیْباً کَمَا بَدَأَ وَ ذَالِکَ الْاِضْمِحْلَالُ یَکُوْنُ بِدَایَتُہٗ مِنْ مُضِیِّ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً فِی الْقَرْنِ الْحَادِیْ عَشَرَ فَھُنَالِکَ یَتَرَقَّبُ خُرُوْجُ الْمَھْدِیْ علیہ السلام"

کہ دین اسیطرح کمزور ہوجائیگا جسطرح کسمپرسی کی حالت میں شروع ہوا تھا اور اس کمزور حالت کی ابتداء گیارھویں صدی کے تیس سال گزرنے کے بعد شروع ہونگے اور اس وقت سے مہدی کے خروج کا زمانہ قریب آجائے گا -

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۲۷-۱۲۸ مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ)

(10) پنجاب ہندوستان کی ایک اور شخصیت مفتی غلام سرور صاحب المتوفی ۲۷ ذوالحجہ 1307ھ / 1890ء لکھتے ہیں -

بہت قریب ظہور مہدی دی سمجھو نال یقینے
چن سورج دو دیں گرہ جاسن وچ رمضان مہینے

(احوال الآخرت الموسوم بہ اقوال الآخرت صفحہ 16)

(11) چودہویں صدی کے قریب آتے ہی مہدی موعود کا انتظار اتنا عام ہوگیا کہ عام شعراء کے کلام میں بھی اس کے نمونے ملتے ہیں چنانچہ مشہور شاعر ناسخ متوفی 1254ھ / 1838ء کے کلام میں ہمیں یہ شعر ملتا ہے -

آمد مہدی و عیسیٰ ہے قریب اے ناسخ
کہدے اب قوم نصاریٰ کو مسلماں ہووے

(دیوان ناسخ جلد اول صفحہ 179 مطبوعہ مطبع نامی نول کشور لکھنؤ 1923ء)

اب میں آپکو اس عظیم الشان نشان کیطرف لے کر آتا ہوں جسکی پیشخبری ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیٔ موعود کی تصدیق کی خاطر فرمائی - وہ نشان جو انسانی طاقت سے بالا ہے اور سوائے قادر مطلق کے اسے کوئی نہیں دکھا سکتا اس نشان کا ظہور بالبداہت ظہور مہدی موعود کے زمانہ کا اثبات کرتا ہے - حدیث نبوی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے

عن جابر عن محمد بن علی قال :-

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ۔ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ
وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ -

(سنن الدارقطنی جلد ۱ صفحہ 188 مطبوعہ مطبع انصاری دہلی 1310ھ)

ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی ہے وہ نشان کسی مامور اور مرسل اور نبی کیلئے ظہور میں نہیں آئے اور وہ نشان یہ ہیں کہ چاند کا اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنی مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوگا -

یعنی انہی دنوں میں جبکہ مہدی اپنا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کرے گا اور دنیا اس کو قبول نہیں کرے گی آسمان پر اُسکی تصدیق کیلئے ایک نشان ظاہر ہوگا اور وہ یہ کہ ماہ رمضان میں چاند گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے پہلی رات یعنی 13 تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور اُسی رمضان میں سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 تاریخ کو سورج گرھن ہوگا۔ یہ آسمانی نشان انسانی دسترد سے بالا ہے جس پر انسان کی کوئی طاقت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنا دعویٰ مہدویت 1891ء یعنی 1308ھ میں دنیا کے سامنے رکھا آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء کیلئے مہدی و مسیح بنا کر بھیجا ہے۔ اس دعویٰ کے کچھ سالوں کے بعد یعنی 1894ء میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ زبردست نشان دنیا کو دکھایا یعنی 1894ء کے ماہ رمضان میں 13 رمضان المبارک کی رات کو چاند گرہن ہوا اور 28 رمضان المبارک کو سورج گرہن ہوا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کی۔ چونکہ گرھن تمام دنیا میں بیک وقت نظر نہیں آ سکتا اسلئے اللہ تعالیٰ نے مغربی ممالک میں یہی نشان بعینہٖ اسی طرح اس سے اگلے ہی سال یعنی 1895ء میں دوبارہ ظاہر فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صداقت کو کس طرح کھول کر دکھا دیا کہ چودہ صدیاں قبل نہ صرف اس آسمانی نشان کی خبر دی بلکہ اس کے واقع ہونے کا مہینہ اور تاریخیں بھی معیّن کر دیں اور اس نشان کا انہی تواریخ میں ظاہر ہو جانا جہاں ایک طرف آنے والے مہدی کی علامت ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے۔ یہ نشان آپ کے سامنے ہے اور اس وقت مہدویت کا دعویدار سوائے ایک کے اور کوئی نہیں جو اسی زمانہ اور صدی میں ظاہر ہوا جس کا ذکر سابقہ بزرگانِ امت نے کیا تھا۔ کیا اتنے زبردست نشان کے بعد بھی اس سے منہ موڑا جا سکتا ہے؟

وقت تو تیزی سے گزر گیا حتیٰ کہ اب پوری صدی ہاں وہی چودھویں صدی بھی گذر گئی جس میں آنے والے نے آنا تھا۔ اسی صدی میں ایک دعویدار بھی ہوا اور اسکی تصدیق میں وہ آسمانی نشان بھی ظہور پذیر ہو گیا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ یا تو بزرگان امت کے کلمات اور احادیث نبویہ کے اشارے سب غلط ہوئے کیونکہ کوئی چودھویں صدی سے

آگے نہیں بڑھتا یا اللہ تعالیٰ بھی نعوذ باللہ غلطی کر گیا جس نے اس صدی میں سورج و چاند گرہن کے نشانات دو دفعہ ظاہر کر کے ایک دعویدار مہدویت کی اور دوسرے چودھویں صدی میں ہی اسکے آنے کی تصدیق کر دی۔ یا سوچو کہ کہیں ہم ہی غلطی خوردہ تو نہیں اسلام کے ساتھ کیا کیا کچھ نہ ہو گیا۔ کیا ابھی بھی خدا خاموش بیٹھا رہتا۔ اگر اس مہدی موعود نے آنا ہی تھا تو اتنے ظلماتی دور گذر گئے۔ آنکھیں اسکے انتظار میں پتھرا گئیں۔ آخر اس نے کب آنا تھا۔ لیکن نہیں وہ تو خدائی وعدوں کے موافق آ گیا۔

اس دعویدار مہدی کی جماعت تو دنیا کے ملک ملک میں غلبۂ اسلام کے بیج بکھیر رہی ہے یہ تیزی سے بڑھتا ہوا کارواں اپنے ان تمام بھائیوں کو دعوت دیتا ہے کہ وقت گذرا چلا جاتا ہے۔ دنیا میں ایک اسلامی انقلاب کی تیاری ہے۔ آئیے ہمارے ساتھ مل کر اس انقلاب کی بنیادیں مضبوط کریں۔ آئیے اس جدوجہد اور غلبہ اسلام کی مہم میں مہدیٔ دوراں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شامل ہو جائیں تا تمام دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو قبول کرے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تازہ ہدایت

موجودہ صدی کے اختتام تک (جو کہ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو ختم ہو رہی ہے) نئی صدی کے استقبال کے سلسلہ میں تمام احمدی بکثرت قدرے بلند آواز سے زیر لب لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہیں۔